مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علیٰ حبیبک خیر الخلق کلهم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان خانقاہِ حامدیہ چشتیہ رائیونڈ روڈ کے زیرِ انتظام ماہ نامہ "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

حکومتیں بدلتی رہی ہیں مگر تیرہ سو سال تک اسلامی قوانین میں تبدیلی کی ضرورت کبھی پیش نہیں آئی فقہ حنفی کی سدا بہاری۔ صدیوں پہلے سے عیسائیوں نے لڑائیوں میں پہل کی کفار نسل کشی کرتے ہیں اسلام میں یہ نہیں ہے۔ خلافتِ راشدہ آج بھی قائم ہو سکتی ہے

تخریج وترتیب : مولانا سیّد محمود میاں صاحب

(کیسٹ نمبر ۳۶، سائیڈ بی، ۸۴۔۷۔۶)

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد!

آقائے نامدار ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب پیر کا دن ہو تو پیر کے دن کی صبح کو آپ آجائیں اور آپ کے بچے آجائیں تو میں تم لوگوں کے لیے ایسی دُعا کردُوں گا کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کو اور تمھیں دونوں کو فائدہ عطا فرمائیں گے۔ یہ جناب رسول ﷺ نے بہت ہی زیادہ عنایت اور محبت کا ثبوت دیا۔ آپ نے کرم فرمائی کی فرمایا کہ تم اپنے بچوں کو بھی لے آنا پھر میں دُعا کردوں گا، دُعا بھی ایسی کہ تمھیں اور تمہاری اولاد کو اس سے فائدہ پہنچے گا۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ جو حضرت عباسؓ کے بیٹے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ والد صاحب تشریف لے گئے اور ہم بھی ان کے ساتھ حاضر ہوئے۔

حضرت عباسؓ اور ان کی اولاد کے لیے دُعاء :

تو رسول اللہ ﷺ نے یہ دُعا دی اللّٰھم اغفر للعباس ووَلَدہ یا وُلْدہ مغفرۃ ظاھرۃ و باطنۃ لا تغادر ذنبا۔ خداوند کریم عباس اور ان کی اولاد کو ایسی مغفرت سے نواز جو ظاہری اور باطنی ہو لا تغادر ذنبا کوئی گناہ نہ

چھوڑے ہر گناہ کو معاف فرمادے اور دُعا دی اللّٰھم احفظہ فی ولدہ خداوند کریم تو ان کی حفاظت فرما ان کی اولاد میں یعنی ان کی بھی اور ان کی اولاد کی بھی حفاظت فرما اور ان کی اولاد بھی چلتی رہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ملتے ہیں کہ واجعل الخلافة باقیة فی عقبہ اور ان کی اولاد میں خلافت باقی رکھ، دیر پا رہے یا ہمیشہ رہے دونوں صورتیں ہوسکتی ہیں بقاء کی۔ اب واقعی ہوا بھی ایسے ہی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد چاروں خلفاء کرام رضی اللہ عنہم گزرے۔

بنواُمیہ کا دور، اُتار چڑھاؤ :

ان کے بعد بنواُمیہ کا دور رہا مگر ان کا دور زیادہ عرصہ تو نہیں رہا درمیان میں انہیں زوال بھی آیا زوال ایسا کہ یزید کے انتقال کے بعد رُوئے زمین سے بنواُمیہ کی حکومت ختم ہوگئی۔ فلسطین کے علاقہ میں بنواُمیہ رہ گئے پھر مروان نے کوشش کی اور حکومت قائم کی مگر اُن کی حکومت شام تک رہی تھی کہ ان کا انتقال ہوگیا اُن کے بعد ان کا بیٹا عبدالملک ابن مروان آیا۔

ظالم سالار :

اور اس کو ایک فوج کا جنرل مل گیا بڑا عمدہ، حجاج ابن یوسف بڑا ذی عقل آدمی تھا بہت بہادر تھا اُس میں بہت سے اوصاف تھے مگر بہت بڑا ظالم حتّٰی کہ معروف ہوگیا یعنی حجاج ابن یوسف کے نام کے ساتھ ساتھ سفاک ہونا خونریز ہونا یہ ایسا عام ہوگیا کہ ہر آدمی جانتا ہے اس نے بڑی خونریزی کی لیکن ان کی حکومت کو اُس نے قائم کر دیا تو اب پھر سے دوبارہ شروع ہوئی اور یہ تقریباً ۶۱ھ سے لے کر ۷۵ھ تک تقریباً لڑائیاں وغیرہ رہی ہیں۔ عراق میں وہ ۷۴ھ ۷۵ھ میں آیا پھر وہاں خونریزی کی اس نے اور جم گیا اور اس میں بعدازاں حجاج ابن یوسف مرگیا پھر حکومت چلتی رہی ان کی مگر زیادہ عرصہ نہیں۔ ان کی حکومت سمجھئے بیس سال یہ اور تقریباً چالیس سال کوئی ساٹھ پینسٹھ سال صرف چلی ہے اس کے بعد ان کے خلاف انقلاب آگیا۔

دعا کا ظہور، بنوعباس کی آمد :

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی یہ اولاد گویا جس کے بارہ میں فرمایا تھا واجعل الخلا فة باقیة فی عقبہ ان کی اولاد میں خلافت باقی رکھ۔ اب حضرت عباس رضی اللہ عنہ خود تو خلیفہ نہیں ہوئے، ان کی اولاد میں خلافت شروع ہوگئی جب یہ آئے ہیں تو انھوں نے بھی خوب خونریزی کی ہے اور بنوامیہ کو دبایا ہے اور پھر جو چلی ہے ان کی خلافت تو بڑے طویل

عرصہ چلی ہے صدیوں اور حکومت اسلامی میں یہ تبدیلیاں تو آتی رہیں کہ حکومت بدل گئی یہ تو ایسے ہی مثال سمجھ جیسے اب ایک جماعت کی حکومت ہے پھر اس کے مقابل جماعت کی حکومت آ جائے گویا حزب اختلاف حزب اقتدار بن گئی اس طرح کی شکل ہوئی مگر رہی سلطنت اسلامی ہی بہت دور تک بہت آگے تک۔

اسپین کی فتح :

بنواُمیہ ہی میں سے کچھ لوگ چلے گئے تھے انھوں نے سپین فتح کیا پھر انھوں نے وہاں حکومت بنالی وہاں بنواُمیہ کی چلتی رہی مگر بہت دور بنتی ہے وہ جگہ اِدھر سے افریقہ کا اور اُدھر سے یورپ کا آخری سرا بنتا ہے۔

فتح اور خیر القرون :

ایک حدیث شریف میں یہ گزرا تھا کہ ایک دور آئے گا کہ پُوچھا جایا کرے گا کہ کوئی ایسا موجود ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی ہو ہے کوئی تو کہا جایا کرے گا کہ ہے تو فتح ہو جائے گی اس کے بعد ایسا دور آئے گا کہ پوچھا جایا کرے گا کہ کوئی ایسا ہے جس نے صحابی کو دیکھا ہو یعنی تابعی جسے کہتے ہیں تو کہا جایا کرے گا کہ ہیں تو پھر فتح ہو جائے گی۔ اور پھر ایسا دور آئے گا کہ پوچھا جایا کرے گا کہ کوئی ایسا آدمی ہے جس نے ایسے آدمی کو دیکھا ہو جس نے صحابی کو دیکھا ہو یعنی تبع تابعین۔

فقہاء تبع تابعین :

یہ دور گزرا ہے ائمہ کرام کا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ تبع تابعین میں سے ہیں اور امام ابو یوسفؒ تبع تابعین میں ہیں، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی تبع تابعین میں ہیں۔ اس طرح سے یہ چند ائمہ ہیں جو تبع تابعین میں بنتے ہیں۔ ان حضرات کا جتنا بھی دور تھا یہ سارا فتوحات کا دور تھا انھوں نے جدھر رُخ کیا ہے ناکامی نہیں ہوئی۔

مفتوحہ علاقوں کی تفصیل :

لڑتے لڑتے اِدھر بخارا تک آ گئے یہ سارا علاقہ فتح کیا۔ یہ وہ علاقہ ہے جس کے بیچ میں اور ہمارے درمیان پہاڑ آتے ہیں ہم اس طرف ہیں اور وہ اُس طرف ہیں۔ وہاں سے چلے ہیں اور اُدھر اُوپر چلے گئے (شمال کی طرف) پھر افغانستان فتح ہو گیا سندھ فتح ہو گیا ملتان تک آ گئے گویا اثرات ڈال گئے، یہاں حکومت اسلامی طرز کی پورے ہندوستان پر رہی ہو ایسی صورت تو نہیں ہوئی کچھ علاقوں پر البتہ اسلامی دور میں حکومت رہی ہے۔ اس طرف گئے تو مصر ہے مصر سے

آگے لیبیا ہے الجزائر ہے مراکش ہے تیونس ہے الجزائر سے آگے سمندر ہے وہاں تک وہ پورا کنارہ۔ مصر سے نیچے جنوب میں یہ سوڈان حبشہ جو علاقے اُس وقت آباد تھے ان علاقوں میں زیادہ سے زیادہ آبادی بنتی ہے۔ شمال میں ترکی اور ترکی سے آگے یورپ میں داخل ہوگئے یہ بلغاریہ، یوگوسلاویہ اور رومانیہ یہ جو ان کی حکومتیں ہیں یہ سب گویا زیرِنگیں آگئے تو دنیا کی واحد طاقت (صدیوں) مسلمان رہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے سے انہی کے زمانے میں ایران ختم ہوگیا انہی کے زمانے میں سلطنت روما ختم ہوگئی ایشیا سے یورپ میں واپس چلی گئی روم تو اٹلی میں ہے اٹلی کا دارالخلافہ روم ہے وہ وہاں سے چلے تھے تو رومی کہلاتے تھے وہیں واپس انھیں بھاگنا پڑ گیا، یہ سارے علاقے خالی ہوگئے۔ یہ اردن ہے شام ہے فلسطین ہے جو حصہ اسرائیل بنا ہے فتح ہوگیا صحرائے سینا ہے اور اس کے علاوہ لبنان ہے یہ سارا علاقہ اُوپر ترکی ہے یہ سارا فتح ہوگیا قبرص فتح ہو گیا جو ایک جزیرہ ہے مالٹا فتح ہوگیا جو ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے اور جنوب میں یمن تک پورا جزیرہ عرب فتح ہوگیا۔ کچھ صحابہ کرامؓ کے دور میں تو دنیا میں اُسی وقت دونوں سلطنتیں (ایران اور روم) ختم ہوگئیں تھیں اور مسلمان فقط ایک طاقت رہ گئے تھے آپس کے جھگڑے بھی ہوئے خونریزیاں خانہ جنگیاں یہ بھی ہوئیں انقلابات بھی آئے، بنواُمیہ جاتے رہے پھر بنواُمیہ آگئے پھر بنواُمیہ چلے گئے پھر بنوعباس کا دور چلتا رہا۔

مسلمانوں کے دارالخلافے :

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دارالخلافہ بنایا تھا کوفہ عارضی طور پر، جنگی مصلحت تھی جنگی نقطۂ نظر سے وہ جگہ موزوں تھی تو اسے بنایا ان کا انتخاب درست تھا اور حضرت معاویہؓ نے بھی بعد میں دارالخلافہ دمشق کو بنایا مدینہ کو تو نہیں بنایا۔ ان کے بعد بنوعباس آئے انھوں نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسی جگہ چنی اُنھوں نے عراق کا شہر کوفہ چنا تھا انھوں نے بغداد چنا، بغداد کا نام بعد میں رکھا گیا بغداد اُس زمانے میں مدائن کہلاتا تھا بصرہ سے شام جاتے ہوئے راستہ میں ایک حصہ آتا ہے وہ مدائن کہلاتا ہے۔ مدائن ہی کا ایک حصہ ہے جہاں شہر بن گیا بڑا یہ بغداد کہلاتا ہے، بغداد سے پہلے یہ مدائن کہلاتا تھا۔

اسلامی قوانین بدلنے کی کبھی ضرورت نہیں پڑی البتہ حکومتیں بدلتی رہی ہیں :

تو ساری دنیا پر یہ حکومت چلتی رہی یہ ہی قوانین چلتے رہے اسلامی قوانین میں تبدیلی نہیں آئی یہ ٹھیک ہے کہ حکومتیں بدلتی رہی ہیں مگر قانون یہی اسلامی رہا ہے۔ پھر ایک اور انقلاب آیا اس میں سلطنت عباسیہ ختم ہوگئی اور ترکی حکومت شروع ہوگئی، ترکوں کی سلطنت عثمانیہ عثمان علی خان یہ غالب آگئے انھوں نے سلطنت عثمانیہ ترکیہ قائم کرلی۔ یہ بھی خلیفہ ہی کہلاتا تھا یہ چلتی رہی۔

بے مثال سپر پاور :

اتنی بڑی دنیا کی واحد (اسلامی) طاقت تو یہ مثال تو دنیا میں ملے گی ہی نہیں کہ دنیا کی واحد طاقت صدیوں چلتی ہو تیرہ سو سال چلتی رہی سوائے اسلام کے قانون بھی وہی اور وہ کافی شافی ۔

نبی علیہ السلام کی طرف سے دعوت نامہ اور عیسائیوں کی طرف سے جواب میں دشمنی :

میں نے آپ کو شاید پہلے بتلایا ہو کہ لڑائی جو شروع ہوئی تھی وہ اس طرح شروع ہوئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعوت نامے بھیجے ٦ ھ میں جب اہل مکہ سے صلح ہوگئی یعنی صلح حدیبیہ، دعوت ناموں میں مضمون یہ تھا کہ تم اسلام قبول کر لو اس کے سوا کوئی مضمون نہیں تھا کہ تم سلطنت چھوڑ دو یا کوئی اور چیز ایسی ہو نہیں ۔ بس اسلام قبول کرلو اللہ کا دین قبول کرلو اور اس دین میں پچھلے ادیان کی جو کتابیں اتری تھیں آسمانوں سے اُن کی تصدیق ہے اُن انبیاء کرام کی تصدیق ہے ان انبیاء کرام کی تعلیمات میں جو ردوبدل خداوند کریم نے فرمایا ہے یا منسوخ فرمایا ہے وہ اس میں ہے اور مزید احکام جن کی دنیا کو اب ضرورت ہے وہ ہیں اور آئندہ دور میں جن کی ضرورت پڑے گی وہ ہیں ۔

علمی معجزہ کی حکمت :

اب دور تو علمی شروع ہونے والا تھا نشر و اشاعت کا تحقیقات کا اس واسطہ جناب رسول ﷺ کو جو معجزہ دیا گیا وہ معجزہ بھی علمی دیا گیا قرآن پاک کلام پاک اور حدیثیں یعنی آپ کی گفتگو وہ جو گفتگو اور حدیثیں ہیں وہ ایسی ہیں کہ ان سے مطالب نکلتے ہی چلے آئے ہیں ۔ قرآن پاک کی آسان عبارت ہے مگر اس سے مطالب نکلتے چلے آئے ہیں ، ایک جگہ کسی طرح کن الفاظ سے آئی ہے ایک بات تو دوسری جگہ دوسرے الفاظ سے آئی ہے یہی بات ، تو کسی وقت وہ الفاظ کام آتے ہیں کسی وقت یہ الفاظ کام آتے ہیں یہ اعجاز ہے قرآن کا اور اس پر اہل علم نے بڑی کتابیں لکھی ہیں بیس بیس تیس تیس جلدوں میں تو عام ہیں تفسیر کی کتابیں ، اس سے زیادہ جلدوں میں بھی ہے تین سو جلدوں میں بھی ہے ، ایک کتاب ہے جس میں آیتوں کا اور سورتوں کا جوڑ بتایا گیا ہے وہ تیرہ جلدوں میں ہے اس کتاب کا نام ہے **نظم الدار فی ربط الآیات والسور** اب سنا ہے کہ وہ کتاب انڈیا میں چھپی ہے علماء ہی لگے ہوئے ہیں ، بڑے بڑے اعلیٰ دماغ لگے ہوئے ہیں انھوں نے تفسیریں کی ہیں اور وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ قرآن پاک کے نکات کبھی ختم ہونے والے ہیں ہی نہیں ۔ عبارت بالکل آسان سی ہے **انا اعطینک الکوثر فصل لربک وانحر** اس کا ترجمہ بھی کیا جا سکتا ہے سمجھ میں بھی آسکتا ہے **قل ھو اللہ احد** یہ اللہ کے بارے میں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کو دل میں کیسے سمجھیں وہ بتلا دیا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور وہ بے نیاز ہے اس کا ہم پلہ یا اس کا ہمسر کوئی نہیں ہے یہ آسان

عبارتیں ہیں مگر جب ان پر غور کیا جائے تو جتنا غور کرے گا اتنے ہی نکات ملتے چلے جائیں گے تو یہ ایک طرح کا علمی معجزہ ہے کسی بھی دور میں چلے جائیں اس سے فائدہ اٹھانا ممکن ہے اس کا فائدہ ختم نہیں ہوتا۔

عیسائیوں کی عداوت :

میں بتا رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے والا نامے تحریر فرمائے اس کے بعد روم کی سلطنت نے جن کی شام میں حکومت تھی یہ سوچا کہ ان کو دبا دینا چاہئے بڑھنے ہی نہ دو تو انھوں نے حملہ کیا۔ حملہ کیا تو مقابلہ ہوا اس جگہ کا نام ہے ''موتہ'' جہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ وہاں کامیاب ہو گئے، دوبارہ پھر معلوم ہوا کہ (عیسائی) جمع ہو رہے ہیں اور حملہ کرنا چاہتے ہیں اور بڑی طاقت سے حملہ کریں گے اور ہرقل جو تھا بادشاہ تھا وہ آرہا ہے تو اس کے لیے رسول اللہ ﷺ خود تیس ہزار صحابہ کرامؓ کے ساتھ تشریف لے گئے، یہ وفات سے تقریباً سوا سال پہلے کی بات ہے اس مقام کا نام ہے ''تبوک'' لیکن وہاں کوئی نہیں آیا تو وہاں کچھ روز قیام فرمایا اور پھر واپس تشریف لے آئے۔ ایسے حالات میں ضرورت پڑتی رہتی ہے اس بات کی کہ دشمن جان جائے کہ ہمارے پاس تمہارا جواب ہے خصوصاً ایسی صورت میں کہ جب وہ زیادتی بھی کر چکے ہوں اور لڑائی چھیڑ چکے ہوں اور جب جنگ چھڑ چکی ہو تو پھر ہر ایک کو اپنا انتظام کرنے کا اور اپنا پروگرام سوچنے کا خود اختیار ہوتا ہے تو جنگ تو چھڑ چکی تھی ''موتہ'' میں دوبارہ پھر ہونے والی تھی نہیں ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے پھر حضرت اسامہ ابن زیدؓ کی سرکردگی میں ایک لشکر تیار کیا جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے مگر طبیعت ناساز ہو گئی اور آپ دنیا سے رخصت ہو گئے تو پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہی لشکر تیار کیا اور بھیج دیا بس اس لشکر کا جہاں مقابلہ ہوا فتح یاب ہوتا چلا گیا۔ ادھر ایران کے بادشاہ کسریٰ نے بھی بدتمیزی کی تھی جناب رسول اللہ ﷺ کے والا نامے کو چاک کیا تھا جس آدمی کے ہاتھ وہ بھیجا گیا تھا اس کی بھی توہین کی تھی تو یہ سمجھئے گا کہ ایک طرح سے حکومت کی توہین ہو گئی تو حکومت کی توہین پر آج کل تو کوئی ذرا سی خلاف ورزی ہو جائے تو پھر سفیر کو بلا کو اس کے سامنے احتجاج کرتے ہیں لیکن یہ طریقہ چھوٹی موٹی بات پر ہے اگر بڑی بات ہو جائے تو پھر یہ نہیں ہوگا اور ہر زمانے میں دستور الگ ہے۔ کسریٰ نے والا نامہ چاک کر کے ایک طرح سے لڑائی کا کام کر دیا پھر تو اس کے پاس بھیجا گیا اور پھر ان سے یہی کہا کہ تم لوگ اسلام قبول کر لو وہاں حضرت مغیرہ ابن شعبہ اور دوسرے اور حضرات تھے حضرت خالد ابن ولید رضی اللہ عنہ تھے ان لوگوں نے عراق کا وہ حصہ جو ایران کے تحت تھا اور کسریٰ کی دولت اور سلطنت کہلاتی تھی اس پر وہ وہاں گئے بات کی دعوت دی وہ نہیں مانے تو لڑائی ہوئی، تو یہ لڑائی اس طرح چھڑی تھی میں آپ کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ اُس وقت سے عیسائیوں سے جو لڑائی چھڑی تھی جو خود

انھوں نے چھیڑی تھی ''موتہ'' کا واقعہ خود ان کا ہے انھوں نے وہاں آدمی (لڑنے کے لیے) بھیجے ہیں تو دفاع کے لیے اسلام کی فوج گئی ہے۔ حضرت جعفر، حضرت عبداللہ ابن رواحہ حضرت خالد بن ولید اور زید ابن حارثہ رضی اللہ عنہم یہ حضرات جو تھے سردار بنتے رہے اور شہید بھی ہوتے رہے اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ آخر میں زندہ رہے اور کامیاب ہوئے۔ یہ لڑائی اُنھوں نے چھیڑی تھی جو آج تک جاری ہے اور آج بھی بند نہیں ہوئی ہے یہ جو (مغرب والے) لطف اندوز ہو رہے ہیں یہاں عراق کی اور ایران کی لڑائی سے اور اپنی کمائی کر رہے ہیں اسلحہ بیچ رہے ہیں وغیرہ وغیرہ ہر طرح مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوششوں میں لگے ہی رہتے ہیں یہ بھی لڑائی ہی کا حصہ ہے اور اس دوران ایسے بھی ہوا ہے کہ یہ کفار کامیاب بھی ہوئے ہیں کامیاب ہو کر اُنھوں نے مثلاً فلسطین پر بیت المقدس پر قبضہ بھی کر لیا مگر پھر مسلمان سنبھل گئے صلاح الدین ایوبیؒ نے پچاس سال بعد انھیں وہاں سے نکالا انھیں شکست دے دی تو مسلمان واحد طاقت تھے چاہے جس شکل میں رہے ہیں۔ خلفائے راشدین کی شکل میں رہے ہوں، بنو امیہ کی شکل میں رہے ہوں، بنو عباس کی شکل میں رہے ہوں، سلطنت عثمانیہ ترکیہ کی شکل میں رہے ہوں دنیا کی واحد طاقت مسلمان ہی رہے ہیں۔

سازشیں اور نسل کشی :

حتّٰی کہ ان کفار نے پوری سازش کر کے سپین سے بالکل ختم کیا۔ سب سے پہلا کام تو یہ کیا نسل کشی کی ان کے ہاں نسل کشی ہوتی ہے، اسلام نے نسل کشی کی بالکل اجازت نہیں دی ہے اور بڑی حد بندیاں ہیں جو بڑی مفید ہیں کہ بوڑھے آدمیوں کو نہیں مارا جا سکتا، بچوں کو نہیں مارا جا سکتا، عورتوں کو نہیں مارا جا سکتا، راہبوں کو جو تارک دنیا ہیں جو بت خانوں میں یا کہیں بھی بیٹھے ہیں عبادت کر رہے ہیں ان کو نہیں چھیڑا جا سکتا۔

اندرا گاندھی کی غلطی :

اس لحاظ سے تو ہم کہتے ہیں کہ اندرا نے یہ غلط کام کیا کہ (امرتسر میں سکھوں کے عبادت خانہ کے) اندر فوجیں بھیج دیں محاصرہ کر لیتیں پانی کاٹ دیں راشن بند کر دیں بوڑھوں کو جانے دیں تلاشی لے لیں اور پرمٹ دے کر جانے دیں۔ عورتوں کو جانے دیں کسی کی نہ توہین ہوتی نہ کسی کی عبادت رکتی اور یقیناً انھیں آخر کار ہتھیار ڈالنے پڑتے، دو سال سے جھگڑا چل رہا تھا وہاں دو تین مہینے اور چلتا اور معاملہ ٹھنڈا ہو جاتا تو اسلامی قانون کے لحاظ سے تو اس نے غلطی کی یہ نہیں ہونا چاہئے تھا ہرگز بھی، کہنا پڑے گا کہ الکفر ملة واحدة سارے کافر ایک ہی مذاج کے ہیں سب کافروں کا طریقہ ایک جیسا ہے وہ نسل کشی کرتے ہیں کہ بالکل ختم کر دو چنانچہ جہاں ان کو موقعہ ملتا ہے جہاں بس چلتا ہے ایسا ہی کرتے ہیں۔ اتنا عرصہ گزر گیا تقسیم کو لیکن آج تک جہاں ہندوؤں کو موقع ملتا ہے وہ مسلمانوں کی نسل کشی کرتے ہیں مارتے

ہیں، مارنے میں نسل کشی ہوتی ہے یہ نہیں کہ لڑنے والے ہی کو مار رہے ہیں دوسرے کو نہیں مار رہے۔

اسلام میں نسل کشی کی اجازت نہیں ہے :

اسلام میں تو یہی ہے کہ بس لڑنے والوں ہی کو مارو۔ اسلام میں نسل کشی نہیں ہے۔ اگر بمباری کی جائے گی تو شہروں پر نہیں کرسکتے اسلامی قانون کی رو سے یہ خمینی نے کچھ پابندی کی ہے اس کی اور اس کو وہ بہت زور سے دنیا میں اُچھالتا رہا ہے کہ ہم نے شہروں پر بمباری نہیں کی ہم نے انہی جگہوں پر کی ہے جہاں لڑنے والے تھے مقاتِلہ، فوجی اڈے، فوجی ٹھکانے وہاں کی ہے تو اسلامی قانون جو ہے وہ اس طرح کا ہے مگر انھوں نے نسل کشی کی ہے سپین میں۔

اسلام فوج کشی سے نہیں بلکہ اپنی خوبیوں کی وجہ سے پھیلا :

اور مسلمانوں کے اثرات جو تھے بہت بڑے علاقہ میں پھیل گئے تھے یہاں ہندوستان میں ہوگئے چونکہ مسلمان حکمران تھے چاہے قانون پورا اسلامی نہ ہو حکومت بہر حال مسلمانوں کی تھی اور وہ پھیلتے بھی جارہے تھے۔ بڑھتے جارہے تھے دُور دُور تک۔ بنگلہ دیش پر کونسی فوج کشی ہوئی ہے جو وہاں بنگالی مسلمان ہوئے ہیں یا اڑیسہ میں یا بہار میں یا آسام میں ان جگہوں پر جو صوبے اُدھر کے ہیں بالکل مشرقی ان پر فوجیں نہیں گئیں ہیں وہاں کے لوگ عام دعوت سے، علماء کے اثرات سے، اولیاء کرام کی کرامتوں سے اور اُن کے عمل سے مسلمان ہوئے ہیں۔ انڈونیشیا میں کون سی فوج گئی تھی جو وہاں بارہ کروڑ آدمی مسلمان ہوئے ہیں کوئی فوج نہیں گئی بس تاجر طبقہ وہاں جاتا رہا ہے۔ انھوں نے ان کے معاملات دیکھے عبادات دیکھیں مسلمان ہوگئے۔ یہ سنگاپور ہے سیام ہے یہ جزیرے ہیں اور ادھر تھائی لینڈ وغیرہ جو کہلاتے ہیں تو اس میں مسلمان ہیں کوئی فوجی نہیں گئے مگر وہاں مسلمان ہیں تو اس طرح سے گویا اسلام پھیلتا چلا گیا پھر انگریز نے ادھر ایسٹ انڈیا کمپنی اور دوسری چیزیں بڑھا بڑھا کر انہیں ختم کیا ہے اس کے بعد یہاں سے اس کو بڑے منافع ملے یہاں سے اس کے مطلب کے آدمی بھی ملے اور بڑی صلاحیتوں والے لوگ مل گئے اس نے یہاں سے فوجیں بھرتی کیں سستی فوجیں چار روپے تنخواہ تین روپے تنخواہ اس طرح آدمی مل جاتے تھے وہ ان کو لے گئے ان ہی کے ذریعے سے انہی کو مروا کر ان ہی کو لڑوا کر سلطنت عثمانیہ ترکیہ ختم کی اور اُس دور میں یہاں ہند میں تحریک خلافت چلتی رہی ہے مولانا محمد علی، مولانا شوکت علی، مولانا آزاد وغیرہ یہ چلاتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے ہاں درجات سے نوازے۔

عالمی پلان اور حضرت شیخ الہندؒ :

حضرت شیخ الہندؒ نے بہت ہی بڑا کام کیا بہت بڑا پلان خفیہ بنایا سارا عالمی تھا وہ، وہ پورے ہندوستان کا نہیں تھا بلکہ باہر کا بھی تھا۔ یہ جواب ہے شاہ حسین (اردن کا سابق بادشاہ) شاہ حسین کا دادا (شریف مکہ) جو تھا یہ ان کی خفیہ تنظیم

میں لیفٹیننٹ جنرل تھا اس نے غداری کی ہے اس نے پکڑوایا ہے ان کو۔ ان کو گرفتار کروایا ہے جو شریف مکہ کہلاتے ہیں۔ اس نے ترکوں سے غداری کی ہے انگریز کے بہکائے میں آ گیا بعد میں وہ بھی نہیں رہا پھر بعد میں یہ آگئے عبدالعزیز (آل سعود موجودہ سعودی حکمران)۔ بہر حال انگریزوں نے اس طرح سے سازشیں کر کر کے اس طاقت کو ختم کیا ہے لڑ کر تو نہیں کر سکتے تھے سازش کے ذریعے سے توڑا۔ ہندوستان میں بھی لڑ کر نہیں سازشوں کے ذریعے آپس میں لڑا لڑا کر غداریاں کرا کرا اس طرح کیا ہے۔ ۱۸۵۷ء سے ۱۹۱۴ء تک یہی چیزیں چلتی رہیں۔ ۱۹۱۴ء میں لڑائی بھی ہوئی جنگ عظیم بھی ہوئی اور اس کے بعد پہلے سے ذہن سازی ہو چکی تھی نتیجہ یہ ہوا کہ ترکی کی حکومت پارہ پارہ ہوگئی۔

فقہ حنفی کی سدابہاری :

اب سوڈان میں سب مالکی لوگ ہیں مگر ان کے صدر جنرل نمیری نے ۱۹۸۳ء میں جب وہاں اسلامی قانون نافذ کیا تو فقہ حنفی کو نافذ کیا اس دوران کچھ عرصہ گویا وہاں انگریزی قانون چلا ہے ورنہ نہیں چلا ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے کہا کہ حنفی اس لیے کہ یہ ہمارے ترکی دور میں رہا ہے اور اس میں سارے مسائل با آسانی مل جاتے ہیں اور حل شدہ ہیں اس واسطے ہم نے یہ نافذ کر دیا اور ہمیں کسی کو اعتراض نہیں ہے یعنی مالکی علماء میں سے کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے انھوں نے اس مسلک کو قبول کر لیا۔

کمیونزم اور غریب نوازی :

تو مجھ سے اس طرح کے سوالات کرتے رہتے تھے کمیونسٹ خصوصاً اور کہتے تھے کہ کمیونزم ایک نظام ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ روس جو ہے اس میں بہت سی چیزیں ہیں عجیب قسم کی، ایک یہ کہ وہاں کوئی جا نہیں سکتا، دوسرے یہ کہ وہاں سے کوئی آ نہیں سکتا ایک آہنی دیوار گویا حائل ہے۔ جہاں تک پھیلنا تھا پھیل گیا اور اس میں بھی یہ ہوا کہ انھوں نے اپنے قوانین خود بدل لیے تو چائنہ والے اسی لیے کہتے ہیں کہ روسی جو ہیں وہ سامراجی ہیں، اور ان کے ہاں جو صدر رہے اس کے بارے میں بھی بڑے عجیب وغریب واقعات سننے میں آتے ہیں ان کے صدر برزنیف کو شوق تھا کاروں کا تو کہتے ہیں کہ اس کی بارہ سو کاریں تھیں۔ اب یہ کونسی غریب نوازی ہوئی غربت نوازی ہوئی اس میں جس کے پاس اتنی کاریں ہوں وہ کیسا غریب نواز ہوا تو چین جو ہے مخالف ہے روس کا۔ چین بھی کمیونسٹ رہا ہے اور وہ رہا کمیونسٹ جب تک ''ماؤ'' رہا ہے ماؤ کے انتقال کے بعد وہاں بھی تبدیلیاں آنا شروع ہوگئیں اب اس کا امریکہ کی طرف جھکاؤ ہو گیا۔

انسانی قوانین وقتی ہوتے ہیں :

تو یہ انقلابات جو ہیں یہ انسانی تخلیق ہیں، وقتی ایک قانون ہوتا ہے ان سے وقتی طور پر فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے

ہمیشہ رہنے والے قوانین تو صرف خدائی قوانین ہوسکتے ہیں جو خدا نے بتائے ہیں تو کونسا ایسا قانون ہے جو تیرہ سو سال تک چلا ہے اور کمیونزم میں اگر ایسی ہی غربت نوازی تھی تو (اس کے پڑوس میں) افغانستان تو بڑا ہی غریب ملک ہے اُسے یہاں آجانا چاہیے تھا اور اگر اس میں ایسی ہی غربت نوازی ہے تو پھر بخارا میں کوئی مسلمان ہی نہ رہتا سارے ہی دین سے پھر گئے ہوتے یہ نہیں ہوا اور کمیونزم اس جگہ آیا ہے جہاں اسلام نہیں تھا جہاں جہاں اسلام تھا وہاں کمیونزم آیا ہی نہیں سوائے ایک پٹی کے یہ آذر بائیجان سے لے کر بخارا تاشقند وغیرہ اور چین میں جو حصہ ہے مسلمانوں کا وہ بالکل اسی طرح ہے مساجد وہاں کی آباد ہیں بھری ہوئی ہیں یہ کاشغر وغیرہ جو ہیں یہ چین کا حصہ بنتے ہیں اور اس میں انھوں نے رکاوٹ نہیں کی علماء کو بھی آزاد چھوڑا ہے عبادتوں پر بھی کوئی پابندی نہیں لگائی تو یہ پھیلا وہاں ہے جہاں بدھ مذہب تھا یا عیسائی مذہب تھا یا یہودی مذہب تھا وہاں پھیلا ہے یا بت پرست تھے جیسے ہندو ہیں یہاں وہاں وہاں پھیلتا گیا باقی جہاں اسلام تھا وہاں یہ نہیں آسکا کیونکہ اسلام کے مقابلے میں وہ بنی نوع انسان کے لیے مفید نہیں ہے۔ایک انسان کے لیے اسلام کے مقابلہ میں وہ مفید نہیں تھا۔ ہر انسان کے لیے انسانی حیثیت سے چاہے وہ مسلمان ہو چاہے غیر مسلم ہو جو اسلامی قوانین ہیں ان میں سب سے زیادہ اعتدال ہے اور سب سے زیادہ پائیداری اور افادیت ہے۔

کمیونسٹوں کا اعتراض اور اس کا جواب :

یہ کہتے یہ ہیں کہ اسلام میں خلافت تیس سال چلی ہے اس کے بعد چلی ہی نہیں ہے یہ آج کل جو کمیونزم سے متاثر ہیں لوگ میرے پاس آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ روس میں ساٹھ سال سے چل رہی ہے اور اسلام میں تو تیس ہی سال چلی تھی اور ختم ہوگئی یہ بات غلط ہے۔ وہ خلافت **علی منہاج النبوۃ** تھی خلافت **علی منہاج النبوۃ** کا مطلب یہ ہے کہ وہ خلافت اس طرز پر چلتی رہی کہ جیسے رسول اللہ ﷺ خود موجود ہیں اس طرز پر چلتی رہی وہ تیس سال چلی ہے وہ مافوق الفطرت تھی کہ خلیفہ کے اندر وہ اوصاف ہوں کامل طرح سے وہ اتنا سنت کا متبع ہو کہ جیسے رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھا ہوا ہے آپ اسے بتا رہے ہیں اور وہ کر رہا ہے۔ اس طرز پر جو خلفاء رہے ان کو خلافت راشدہ کہا گیا۔

خلافت راشدہ آج بھی ممکن ہے :

اور خلافت راشدہ آج بھی ہوسکتی ہے اگر کوئی متبع سنت ایسا آجائے وہ بھی خلافت راشدہ کہلائے گی جیسے بعد میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ آگئے تھے ۱۰۰ھ میں۔ ایک صدی پوری ہوئی تو وہ آئے وہ بنو اُمیہ میں سے تھے اُن کا دور خلافت ڈھائی سال تھا اس خلافت کو خلافت راشدہ کہا گیا تو آج بھی خلافت راشدہ ہوسکتی ہے اگر کوئی آدمی اتنا متبع سنت آجائے دین کا جاننے والا واقف ہو اس پر عامل ہو عمل کرتا ہو تو آج بھی خلافت ہوسکتی ہے۔ ہم تو بات کرتے

ہیں حکومت اور اسلامی قانون کی جو یہاں نافذ ہے یا آج دنیا میں رائج ہے وہ تو شروع سے جو چلا ہے وہ آج تک چلا آیا ہے تیرہ سو سال تک چلتا رہا بلکہ چودہ سو سال تک چلتا رہا ۱۹۱۴ء کے بعد اس کو زوال ہوا ہے اس سے پہلے اسے زوال نہیں ہوا وہ جاری رہا تو آج کل ایسی چیزیں ہیں کہ انسان ان کو پڑھ لیتا ہے یا سن لیتا ہے تو اس کا ذہن اس طرف چل پڑتا ہے اور متاثر ہو جاتا ہے پھر وہ ایسی باتیں کرتا ہے اس واسطے مجھے یہ بتانا ضروری معلوم ہوا کہ اسلامی حکومت اور قانون یہ اسلامی طرز پر تیرہ سو سال سے زیادہ چلتا رہا ہے وہ خلافت جسے خلافت نبوۃ کہتے ہیں خلافت علی منہاج النبوۃ کہتے ہیں خلافت راشدہ کہتے ہیں وہ تیس برس رہی ہے۔

خلیفہ راشد حضرت علیؓ، حضرت عقیلؓ کی رائے :

حضرت عقیلؓ حضرت علیؓ کے بھائی ان کے پاس آئے اور کہا کہ مجھے پیسے چاہئیں میں مقروض ہوں قرض چڑھ گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ٹھہرو میرا جو وظیفہ آئے گا جو میں سالانہ لیتا ہوں تو اس میں سے میں آپ کو دوں گا۔ انھوں نے پوچھا وہ کتنا ہوگا؟ انھوں نے کہا وہ اتنا ہوگا۔ انھوں نے کہا میرا اس میں کام ہی نہیں چلے گا مجھے تو آپ بیت المال سے زیادہ دلوائیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ بیت المال میں سے تو جن کا حق ہے ان کو ملے گا جو کام کر رہے ہیں جو لڑ رہے ہیں جو لشکر میں ہیں اُن کو ملے گا، آپ کو تو میں نہیں دے سکتا تو کہنے لگے کہ پھر یہ کیسے ہوگا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کا جی چاہتا ہے کہ میں جاؤں اور بازار کی دکانوں کے تالے توڑوں اور ان میں سے مال نکال کر آپ کے حوالے کر دوں، ایسے کیسے ہوسکتا ہے۔ حضرت عقیلؓ بڑے بھی بہت تھے بیس سال بڑے تھے وہ خفا ہو گئے اور کہنے لگے میں پھر اُدھر چلا جاؤں گا حضرت معاویہؓ کے پاس۔ انھوں نے کہا کہ ٹھیک ہے آپ اُدھر چلے جائیں تو حضرت معاویہؓ کے والد تھے حضرت ابوسفیانؓ، حضرت ابوسفیان کی بہن جو تھیں وہ حضرت عقیلؓ سے بیاہی ہوئیں تھیں تو حضرت عقیلؓ (حضرت معاویہؓ کے) پھوپھا تھے تو عقیلؓ کو وہاں جانا کوئی مشکل نہیں تھا وہاں پہنچ گئے۔ وہاں جا کر حال بتایا کہ یہ صورت ہے مجھے پیسے چاہئیں انھوں نے کہہ دیا ٹھیک ہے لے لیجئے، یہ لیجئے یہ لیجئے۔ پھر حضرت معاویہؓ نے چاہا کسی مجلس میں کہ وہ ذرا سا فرق بتائیں کہ ان کے بھائی نے کیا کورا سا جواب دے دیا تھا اور میں نے ان کے لیے یہ کیا تو انھوں نے ان سے پوچھا کہ آپ وہاں گئے تھے تو انھوں نے کیا دیا اور ہم نے کیا سلوک کیا یہ بتلائیے وہاں میں اور یہاں میں آپ نے کیا فرق پایا اُنھوں نے کہا کہ میں نے وہاں میں اور یہاں میں یہ فرق پایا کہ وہاں بالکل ایسا حال ہے جیسے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تھا سوائے اس کے کہ خود رسول اللہ ﷺ وہاں موجود نہیں ہیں پھر انھوں نے کہا انھوں نے آپ کے ساتھ جو کیا تھا اور ہم نے جو کیا تھا یہ بتلائیے تو انھوں نے کہا کہ دیکھو میں بھائی کے پاس گیا تھا تو میں نے بھائی سے دنیا طلب کی تو اس نے کہا

کہ میں آخرت کو ترجیح دیتا ہوں دنیا کی بات نہیں کرتا اور یہاں میں تمہارے پاس آیا تو تم نے کہا کہ میں دنیا کو ترجیح دیتا ہوں تم نے دنیا دے دی۔ تم نے آخرت کا خیال اتنا نہیں کیا پھر انھوں نے ان سے کوئی سوال نہیں کیا تو وہ خلافت جو تھی وہ علی منہاج النبوۃ تھی اس طرز پر تھی۔

حضرت علیؓ کا اُصول :

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں یہی تھا کہ وہ فرماتے تھے کہ بس دو قصعیں لے سکتا ہے "قصعۃ" کہتے ہیں کونڈے کو اور اس زمانے میں رواج اکٹھا کھانے کا تھا پلیٹوں کے بجائے۔ تو دو قصعیں لے سکتا ہے ایک اپنے لیے اور ایک مہمانوں کے لیے بس دو طرح کا نفع وہ اُٹھا سکتا ہے۔ یہ بات جو تھی اس کا ذکر خاص طور پر اس لیے ہو گیا کہ ان حضرات کو بہت بڑی فضیلت حاصل ہے اس کردار کی وجہ سے جو ان کو خدا کی طرف سے توفیق کے طور پر عطا ہوا تھا جو اور انسان نقل بھی کرنی چاہے تو نہیں کر سکتا۔ اس واسطے اس کو "خلافت راشدہ علی منہاج النبوۃ" کہتے ہیں جو واقعی تیس سال تھی اس کے بعد جو خلفاء آئے ان میں یہ اوصاف اس درجہ کے نہیں تھے تو یہ جناب رسول اللہ ﷺ کی اس مبارک دعاء کا اثر تھا جو آپ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو دی کہ ان کی اولاد میں خلافت داخل کر دے تو خلافت داخل رہی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام پر استقامت دے۔ آمین۔

شرعی اصول کے مطابق سونے کے زیورات بنانے کا قابلِ اعتماد ادارہ

دلشاد گولڈ سمتھ

ہمارے یہاں سونے کی فینسی اور جدید ڈیزائن کے مطابق چوڑیاں تیار کی جاتی ہیں۔
نیز آرڈر پر عروسی زیورات منفرد اور جدید ڈیزائن میں فیکٹری ریٹ پر بنائے جاتے ہیں

پروپرائٹر:۔ شیخ فیروز الدین۔ محمد اعزاز

محمد گولڈ سنٹر عقب سنگھار سنٹر فسٹ فلور دھوبی منڈی پرانی انارکلی لاہور فون: 7240181